خلافت لائبریری۔ ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 297 | اتوار 17 شعبان۔ 1417ھ 29 فتح 1375 ہش 29 دسمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے 105 ویں جلسہ سالانہ کا قادیان میں بابرکت انعقاد

21 ممالک کے 5 ہزار کے لگ بھگ مردوزن کی شمولیت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اس جلسہ کا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا

جلسہ اعظم مذاہب کے 100 سال پورے ہونے پر اس مضمون کی بکثرت اشاعت کی نصیحت

لندن 26 دسمبر 1996ء جماعت احمدیہ قادیان (بھارت) کے 105 ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے موقع پر لندن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جو احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدیوں نے لائیو سنا اور اس طرح سے قادیان کا یہ جلسہ عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا۔ اس خطاب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں آج سے 100 سال قبل 1896ء میں پڑھے جانے والے حضرت بانی سلسلہ کے عظیم الشان مضمون کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور احباب جماعت کو پر زور طریق پر متوجہ فرمایا کہ اس کتاب کو ذی علم طبقے تک پہنچائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ قادیان میں آج کی اطلاع کے مطابق 21 ممالک کے نمائندے لگ بھگ پانچ ہزار کی تعداد میں موجود ہیں۔ پانچ زبانوں میں تقاریر کے تراجم کا انتظام کیا گیا ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے اور 14۔ اخبارات کے رپورٹر صاحبان بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دو وزرائے مملکت بھی افتتاحی اجلاس میں تشریف لائے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قادیان کے ماحول میں دور و نزدیک کے افراد قادیان پر امید کی نظریں ڈال رہے ہیں۔ قادیان کے تقدس کا احساس بڑھ رہا ہے۔

حضرت صاحب نے جلسہ اعظم مذاہب میں حضرت بانی سلسلہ کے مضمون کا تفصیلی ذکر فرمایا اور جماعت احمدیہ کو متوجہ کیا کہ اس کی بکثرت اشاعت کرے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ ساٹھ زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے ان میں 43 زبانوں میں ترجمہ طبع ہو چکا ہے۔ پانچ زبانوں میں ترجمہ زیر طبع ہے اور بارہ زبانوں میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اب اس پر نظر ثانی جاری ہے۔

اس موقع پر احمدیہ ٹیلی ویژن پر ان زبانوں کے نام لکھے ہوئے سکرین پر دکھائے گئے جن میں ترجمہ ہو چکا یا زیر طبع یا نظر ثانی کے مراحل میں ہے ساتھ ساتھ مطبوعہ تراجم کی جھلک بھی دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ ان زبانوں کی فہرست بھی دی گئی جن میں اس کتاب کے آڈیو ویڈیو کیسٹ دستیاب ہیں حضرت صاحب نے فرمایا اس وقت دو لاکھ کی تعداد میں یہ تراجم شائع ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا دو لاکھ تو کچھ بھی نہیں یہ تعداد دس لاکھ ہونی چاہئے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کتب کو تقسیم بھی اسی رفتار سے کیا جا سکے۔

بعد ازاں حضرت صاحب نے کتاب کے مضمون کو عام فہم انداز میں تفصیل سے سمجھایا لیکن پہلے سوال کا جواب ختم ہونے کے بعد باقی مضمون کو کسی آئندہ موقع پر بیان کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے اس کتاب کے بارے میں سو سال پہلے سے لے کر آج تک کے دور کی آراء بیان فرمائیں اور تازہ ترین توصیفی تبصروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مضمون پرانا نہیں ہوا بلکہ یہ کبھی پرانا نہیں ہو گا۔ آخر میں حضرت صاحب نے دعا کرائی جس میں ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدیوں نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطاب میں اہلِ ربوہ کا انہماک

جلسہ سالانہ قادیان 1996ء کے افتتاح کے موقع پر مورخہ 26 دسمبر 1996ء کو لندن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا احمدیہ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والا خطاب احباب ربوہ نے اپنی بیوت' ڈش انٹینا کے مراکز اور گھروں میں غیر معمولی توجہ اور انہماک سے سنا۔ جماعتی دفاتر میں اس روز ساڑھے بارہ بجے دن چھٹی کر دی گئی تھی۔ عبادات ظہر و عصر بیوت میں جمع کی گئیں۔ پونے تین بجے ربوہ کے تمام تجارتی مراکز جن میں گول بازار' اقصیٰ روڈ' کالج روڈ' ریلوے روڈ' رحمت بازار وغیرہ شامل ہیں بند ہو گئے۔ سڑکوں پر آمدورفت بھی نہ ہونے کے برابر تھی صدر صاحب عمومی کی ٹیمیں اور نگران تمام بازاروں گلیوں میں یاددہانی کراتے رہے تا کہ کوئی احمدی حضرت صاحب کے اس بابرکت خطاب سے محروم نہ رہ جائے۔ پونے تین گھنٹے تک جاری رہنے والا یہ پروگرام اہل ربوہ نے ذوق و شوق سے دیکھا اور ڈش انٹینا کی وساطت سے لائیو دعا میں شرکت کی۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) اور محترمہ نصرت مظفر صاحبہ کو مورخہ 27- دسمبر 1996ء بروز جمعہ دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت مدثر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمنان صاحب آف مجوکہ کا پوتا' مکرم پروفیسر ملک حفیظ احمد صاحب اعوان آف ملتان کا نواسہ اور محترم حافظ صاحب موصوف کا پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد چھٹا بچہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر و صحت میں برکت دے' اسے صالح لائق خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ظفراللہ صاحب کارکن دفتر جائیداد موصیان کی والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب احمدی ساکن مکان نمبر 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 96-12-13 بروز جمعۃ المبارک بعمر 100 سال وفات پا گئی تھیں۔ اسی روز جنازہ بعد عصر بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم ملک بشارت احمد صاحب نے پڑھایا۔ اور قبرستان نمبر 1 میں تدفین کے بعد مکرم ملک بشارت احمد صاحب نے دعا کروائی۔ جملہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم صدیق احمد خان صاحب نظارت علیاء صدر انجمن کے والد مکرم امجد خان صاحب ولد واجد علی خان صاحب سکنہ احمد نگر مورخہ 96-12-13 لمبی بیماری کے بعد 10 بجکر چالیس منٹ پر وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آتا اسی طرح پچھلی قربانیاں آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں"
تحریک جدید کے سال نو کے لئے پچھلی قربانیوں سے بڑھ چڑھ کر قربانی اپنے امام کو پیش کر کے اپنی قربانیوں کا تسلسل قائم رکھنے کا خاص خیال رکھیں۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

29- فتح 1375 ہش   29 - دسمبر 1996ء

شکرگزاری - حسنِ سلوک - احسان

انسان کے اخلاق کی بنیاد اس کی زندگی کے آغاز ہی سے قائم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے اسے اپنے ماں باپ سے واسطہ پڑتا ہے۔ ماں باپ ظاہرا طور پر اسے اس دنیا میں لانے کا سبب بنتے ہیں۔ اس کی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اس کی خوراک کا انتظام۔ اس کی رہائش کا انتظام۔ اس کی صحت و تندرستی کا انتظام۔ زندگی میں آگے بڑھنے کے لئے اس کی تعلیم اور تربیت کا انتظام۔ یہ سب کچھ اس کے ماں باپ کرتے ہیں۔ اور یہی وہ ماحول ہے جس میں اس کے اپنے اخلاق کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کے ماں باپ اس سے پیار کرتے ہیں تو اس کے دل میں بھی پیار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس کا سب سے پہلا اظہار وہ ماں باپ ہی کے ساتھ کرتا ہے۔ جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کے ماں باپ بڑی نرمی سے کوئی بات سمجھاتے ہیں تو اس کے دل میں بھی نرمی سے بات کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ماں باپ کو لوگوں سے نیک معاملہ کرتے دیکھتا ہے تو ان کی مثال کو سامنے رکھ کر خود بھی نیک معاملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

غرضیکہ جو کچھ وہ اپنے گھر میں دیکھتا ہے وہی کچھ اس کے جذبات' احساسات اور خیالات کو مرتب کرنے کا باعث بنتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بچہ جو کچھ پہلے تین سالوں میں سیکھتا ہے وہ شائد آئندہ دس سال میں نہیں سیکھتا۔ اس لئے کہ پہلے تین سال ایسے ہوتے ہیں کہ ہر بات اس کے ذہن اور اس کے دل پر نقش ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ کسی رد عمل کا بہت کھل کر تو اظہار نہیں کر سکتا۔ لیکن اظہار کرتا ضرور ہے۔ پیار کے بدلے پیار۔ نرمی کے بدلے نرمی۔ اچھے سلوک کے بدلے اچھا سلوک۔ پس بچپن ایسا زمانہ ہے جب وہ اخلاق سیکھتا ہے اور اس بات کے پیش نظر دو امور ہمارے سامنے کھل کر آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ماں باپ کا کیا سلوک ہونا چاہئے۔ فطری طور پر تو ماں باپ پیار ہی کرتے ہیں۔ خیال رکھتے ہیں۔ احتیاط کرتے ہیں۔ ضروریات پوری کرتے ہیں لیکن چونکہ فطرت بھی مسخ ہو سکتی ہے اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ بعض ماں باپ اپنے بچوں پر ظلم کریں۔ زیادتی کریں۔ ان سے اچھا سلوک نہ کریں۔ اور فطرت مسخ نہ بھی ہو تو انسانی خیالات جس طرح واقعات کا اندازہ لگاتے ہیں ان میں بھی فرق پڑ سکتا ہے۔ ایک شخص یہ سمجھتا ہے کہ نرمی سے کام نکلے گا۔ دوسرا شخص سمجھتا ہے کہ سختی کے بغیر بات ہی نہیں بنے گی۔ یہ ساری باتیں انسان کو اپنی زندگی کے آغاز ہی سے پیش آنے لگتی ہیں۔ اور جو کچھ وہ دیکھتا ہے وہی سیکھتا ہے اور اسی سے ہی اس کی راہیں متعین ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پس ماں باپ اچھا سلوک کریں گے تو بچے بھی اچھی زندگی گزار سکیں گے اور وہ ماں باپ سے بھی اچھا سلوک کریں گے۔

خدا تعالیٰ نے جو ماں باپ کے حقوق قائم کئے ہیں اس کی تین بنیادی باتیں یاد رکھنے والی ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ بچوں کو ماں باپ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ جب وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے تو ماں باپ ان کے لئے سب کچھ کرتے تھے۔ ان کی ضروریات مہیا کرتے تھے۔ انہیں بغیر کسی مستقبل کے فائدے کی امید کے پیار کرتے تھے۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کے لئے بچوں کو والدین کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اگر وہ اپنے ماحول میں والدین کا جائزہ لیں تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ والدین کس طرح اپنے بچوں کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ وقت کی قربانی جذبات کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی بھی قربانی سے گریز نہیں کرتے۔ بلکہ بچوں کے لئے تو خوش ہو کر قربانی کرتے ہیں اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو بچوں کا فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کے شکر گزار ہوں۔

شکر گزاری کے متعلق خدا تعالیٰ نے ایک اور تعلیم بھی دی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں تو وہ ہمیں اور دیتا ہے دراصل یہ تعلیم شکر گزاری ہی کے لئے ہے۔ اگر بچے اپنے والدین کے شکر گزار بچے بنیں تو والدین یقیناً ان کے ساتھ اور بھی زیادہ پیار کریں گے۔ ان کی اور بھی زیادہ احتیاط کریں گے۔ ان کا اور بھی زیادہ خیال رکھیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شکر گزاری کے بعد حسن سلوک کی ضرورت ہے۔ شکر گزاری تو الفاظ ادا کرنے سے بھی ہو سکتی ہے لیکن اس شکر گزاری کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حسن سلوک کی ضرورت ہے۔ بچوں کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کریں۔ ان سے پیار کریں۔ ان کا خیال رکھیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ یہ حسن سلوک ہی بتائے گا۔ کہ وہ حقیقی طور پر اپنے والدین کے شکر گزار ہیں۔ کیونکہ شکر گزاری کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ حسن سلوک کیا جائے۔ جو بچے شکر گزار ہوں اور حسن سلوک کریں وہ یقیناً بہت زیادہ سعادت کے مالک کہے جا سکتے ہیں۔

لیکن حسن سلوک سے بھی آگے ایک بات ہے جس کا عمل میں لانا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ماں باپ سے احسان کیا جائے احسان صرف نیکی کے بدلے نیکی کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ نیکی کے بدلے زیادہ نیکی کرنے کا نام ہے۔ نیکی کا آغاز تو ماں باپ نے کیا بچوں کی پرورش کے سلسلے میں انہوں نے ہر رنگ میں بچوں سے نیکی کی۔ اور نیکی کا بدلہ صرف نیکی میں دینا کافی نہیں۔ خاص طور پر ماں باپ کے سلسلے میں شکر گزاری کو حسن سلوک کا جامہ پہنایا اور پھر حسن سلوک کو احسان کا روپ دیا۔

یہ تین باتیں خدا تعالیٰ نے بچوں کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ اگر یہ تین باتیں گھر سے سیکھ لی جائیں تو انسان دوسرے لوگوں سے بھی ایسا ہی کرے گا۔ گویا کہ گھر سے اس نے اخلاق سیکھے اور دوسروں کو ان اخلاق سے فائدہ پہنچایا۔ اپنی نیک نامی کا بھی باعث بنا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا۔

پس یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ اخلاق کی تعلیم گھر سے حاصل کی جاتی ہے۔ آیئے ہم سب ماں باپ ہیں تو محبت اور پیار کرنے والے ماں باپ بنیں اور بچے ہیں تو شکر گزار بچے بنیں۔ والدین سے حسن سلوک کریں اور ان سے احسان کا رویہ اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

خلافت لائبریری ربوہ

ہومیو پیتھی کلاس نمبر 101

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کروٹے لیس، کروٹن وغیرہ مختلف ہومیو ادویہ کے خواص کا تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں 8 اگست 1995ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر101

لندن (8۔اگست 1995ء) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مختلف ہومیو ادویات کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ جاری رکھا۔

حضرت صاحب نے ایک طالب علم کے خط کے بارہ میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ فاسفورس اگر بہت اونچی طاقت میں دی جائے تو بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر سل اس مقام تک پہنچ چکی ہو کہ پھیپھڑے جواب دے چکے ہوں اور گل سڑ رہے ہوں اس صورت میں سلفر بھی بہت خطرناک ہو سکتی ہے۔ فاسفورس بھی اور سلیشیا بھی لیکن اگر جگر اتنا جواب دے چکا ہو کہ اس کا تقریباً Break down ہو اس میں بھی فاسفورس اونچا ایسا ردعمل پیدا کردے کہ سنبھالا نہ جائے ایسی صورت میں سلفر بھی فاسفورس بھی اور سلیشیا بھی 30 سے شروع کرنی چاہئے۔ بہت چھوٹا بھی نہیں دیتے کیونکہ پوٹنسی میں یہ عجیب بات ہے کہ بہت چھوٹی بھی ویسا ہی رجحان رکھتی ہے جیسا اونچی اور بیچ والی کا رجحان مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً سلیشیا اگر آپ چھوٹی طاقت میں دیں گی تو وہ پس بنانے میں مددگار ہوتا ہے اور بہت اونچی طاقت میں دیں تب بھی بعض دفعہ پس بنا دیتا ہے۔ لیکن یہ اونچی طاقت جو ہے اس کا فیصلہ اندر سے کہیں ہوتا ہے۔ کیوں ہوتا ہے ہم اس کو نہیں جانتے مگر اکثر حسب حال ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہومیو پوٹنسی کی سٹڈی بھی جاری رہنی چاہئے۔ دوسروں پر Depend کرنے کی بجائے اپنے تجربات میں احتیاط کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف دائروں میں تجربے کریں۔ تجربوں سے آہستہ آہستہ چیزیں پھیلتی ہیں، علم بڑھتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کروٹے لیس کی جو درد ہے یہ سر کے پیچھے سے لہر کے بعد لہر کی صورت میں اٹھتی ہے۔ ساتھ ہی کمزوری بھی پیدا کرتی ہے۔ کروٹے لیس کی سردرد میں مریض سے سر نہیں اٹھایا جاتا۔ کروٹے لیس کی درد جتنی خطرناک ہے اتنا ہی جلدی کروٹے لیس کی ایک دو خوراکوں سے آرام آجاتا ہے۔ فوری طور پر دوائی اثر دکھاتی ہے۔ کانوں میں شور کی حساسیت بڑھ جاتی ہے۔ اس میں دائیں طرف سونا بڑا مصیبت ہوتا ہے۔ جو عام طبیعت کے برخلاف ہے کیونکہ عموماً جس طرف دل ہو اس طرف لیٹنے سے بوجھ پڑتا ہے لیکن کروٹے لیس میں الٹی بات ہو جاتی ہے۔

کروٹے لیس میں پھولے ہوئے پیٹ کے مریض بہت دکھائی دیں گے مگر مستقل پھولا ہوا نہیں بیماریوں کے درمیان جب پیٹ کی بیماریاں ہوں ان میں پیٹ کا تناؤ اور ہوا کی زیادتی دکھائی دیتی ہے۔ معدے کے السر میں بھی یہ مفید ہے۔ اور بعض ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ انہوں نے صرف کروٹے لیس دی ہے جس کے نتیجے میں معدے کے السر سے کلیتہً شفا ہو گئی۔

انتڑیوں کے اوپر جو اندر کی جھلیوں کے اوپر اللہ تعالیٰ نے کوئی چکنا سا مواد بنایا ہوا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے انتڑیوں کی تیزی سے مرچوں وغیرہ سے وہ جھلی جو ہے چربیلی سی وہ اگر کٹ جائے تو نیچے سے ننگی انتڑی نکل آتی ہے اس سے پھر خون نکلتا ہے۔ اور السر کولائٹس میں یہ ہے جو ہو رہا ہوتا ہے۔

اگر یوٹرس میں کینسر ہو اور خون زیادہ بہتا ہو اور اسی طرح کی Offensive سیاہی مائل بلیڈنگ ہو تو ایسے مریض کا مکمل صحت یاب ہونا کروٹے لیس کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ کچھ عرصہ مریض اگر بیمار رہے تو چہرے سے یوں لگتا ہے جیسے اسے یرقان ہو گیا ہو جبکہ ضروری نہیں کہ وہ یرقان ہو۔ یہ جو اس کا اثر ہے یہ سانپ کے اکثر زہروں میں میں نے دیکھا ہے کہ جلد زرد ہو جاتی ہے۔ اور غالباً سانپوں کے اندر بھی نیچے جو جلد ہے وہ بھی اسی طرح کا رنگ رکھتی ہے۔ سفیدی رنگ کی بھی ہو تو اس میں کچھ زردی پائی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ عمومی سانپ کے مزاج کا اثر ہو کہ چہرے کی جلد جو پیلی چکنی چکنی بھی دکھائی دیتی ہے اور لگے گا کہ یرقان ہے لیکن وہ نہیں ہے۔

دل کو بہت کمزور کر دیتے ہیں سانپوں کے زہر۔ اور ان میں ناجا، لیکسز اور کروٹے لیس یہ سارے برابر دل پر اثر ڈالتے ہیں لیکن بعض دل پر ایسا اثر ڈالتے ہیں کہ اس کے اعصابی نظام کو ماؤف کر دیتے ہیں یا ضرورت سے زیادہ متحرک کر دیتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو خون کے نظام پر حملہ آور ہوتے ہیں جو دل پر اثر انداز ہو جاتا ہے تو یہ کروٹے لیس خون کے نظام کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اعصابی نظام سے نہیں۔

کروٹن کے متعلق پہلے آپ کو عمومی بتا دوں کہ موٹی موٹی بیماریوں میں کروٹن کی طرف دھیان جانا چاہئے۔ جو یہ ہیں کہ سب سے پہلے اس کی شکل رسٹاکس سے ملتی جلتی ہو۔ چھالے دار، پانی دار ایگزیما، رسٹاکس کی طرح بہت بڑا تو نہیں لیکن جو اینا کارڈیم کا جو ایگزیما ہے اس سے بڑے چھالے اور پانی دار اور خارش کے ساتھ جلن اور پھر دوبارہ اس جگہ کا بھر جانا۔

کروٹن اور رسٹاکس میں ایک فرق ہے کہ رسٹاکس میں جب ایک جگہ سے ایگزیما ختم ہو جائے وہاں صحت مند جلد نکل آتی ہے اور دوبارہ وہاں چھالے نہیں بنتے کسی اور جگہ ممکن ہے کہ ایگزیما ہو جائے۔ لیکن کروٹن میں اسی جگہ جہاں جلد صحت یاب ہو چکی ہو دوبارہ چھالے نکل آتے ہیں اور بہت ضدی اور چمٹ جانے والا ایگزیما بن جاتا ہے۔ رسٹاکس اور کروٹن میں انتڑیوں پر اثر بھی مشترک ہے۔ پرانی پیچش اور اسہال میں کروٹن بہت مفید ہے۔ اس کے اسہال کی ایک خاص پہچان ہے جو اسے رسٹاکس اور دوسری اسہال کی ادویہ سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ کہ کروٹن کے اسہال اچانک بہت زور سے شروع ہوتے ہیں۔ بچوں کو دودھ پیتے ہی اسہال آنے شروع ہو جائیں تو کروٹن ضروری دوا ہے۔ اسی تعلق میں دوسری علامت یہ ہے کہ کھانا کھاتے ہی اسہال کی حاجت ہو تو کروٹن دوا ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم اور بعض اور دواؤں میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ لیکن اچانک زوردار اسہال آئے تو اس کی کروٹن ہی دوا ہے۔ کروٹن کی متلی اپی کاک سے مشابہ ہے۔ اپی کاک میں صرف متلی ہوتی ہے قے نہیں آتی۔ اس لئے اسے عموماً سفر کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے کہ متلی شروع ہی نہ ہو ورنہ متلی جو الٹی پر منتج ہو اور بار بار ہو اس کی اپی کاک دوا نہیں ہے۔ کروٹن میں بھی متلی ہوتی ہے لیکن الٹی نہیں آتی مگر فرق یہ ہے کہ اسہال شروع ہو جاتے ہیں یہ کروٹن کی واضح علامت ہے۔ کروٹن میں پیٹ میں ہوا بہت ہوتی ہے اور انتڑیوں سے گڑگڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔ لیکن اس میں زیادہ دکھن ہوتی ہے۔ کروٹے لیس میں اندر سے گلا ہوا سارا جسم اور اس میں چھونے سے اتنی دکھن نہیں ہوتی جتنا آرام آتا ہے کیونکہ ہوا وہاں سے منتقل ہو کر کسی اور طرف چلی جاتی ہے تو گڑگڑاہٹ کی آواز آتی ہے تو یہ کروٹن کی پہچان ہے۔ کروٹن میں آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیفیں پائی جاتی ہیں۔ آشوب چشم، آنکھوں کی سرخی اور زخم، پپوٹوں پر دانے اور آبلے بن جائیں۔ اور آنکھوں میں سوزش ہو تو کروٹن مفید دوا ہے۔ آنکھ میں اگر پیچھے کی طرف کھینچنے کا احساس ہو اور تناؤ موجود ہو تو کروٹن میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔

کروٹن کی بچوں کے ایگزیما کی خصوصاً سر کے ایگزیما میں سیپیا سے بہت مشابہت ہے۔ اگر بچے میں کروٹن کی علامتیں پائی جائیں تو پھر کروٹن سے ہی ایگزیما ٹھیک ہوگا سیپیا کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بچوں کی شیرخوارگی کے زمانے میں سر پر ایک خشک سی تہہ بن جاتی ہے اس میں سیپیا زیادہ مفید ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13دسمبر تا19دسمبر1996ء)

ایک اچھی بات

ہمیں فنا فی اللہ ہو جانا چاہئے اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے اور اس طرح اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد بیوی بچوں خویش و اقارب کے واسطے باعث رحمت بن جانا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے۔ اور وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے۔ جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے۔ اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو پھر اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے۔ اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک صاحب ایمان کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے۔ اور اسے ہلاک کر ڈالے۔

خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افضل ظفر

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی یوں تو ساری عمر ہی دعوت الی اللہ میں گزری اور آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور مربیان میں سے تھے۔ لیکن باقاعدہ مربی یکم مئی 1927ء سے مقرر ہوئے۔ اور آپ نے مکرم ناظر صاحب (اصلاح ارشاد) کے ماتحت کام شروع کیا۔

1931ء میں آپ کو فلسطین مشن میں بطور مربی بھیجے جانے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ آپ اس فیصلہ کے مطابق 12۔ اگست کو بحکم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی حیفا (فلسطین) روانہ ہوئے جہاں مولوی جلال الدین صاحب شمس کام کر رہے تھے۔ آپ 4 ستمبر1931ء کو حیفا پہنچے۔ اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب سے مشن کا چارج لیا۔ اور فروری 1936ء تک وہاں مقیم رہے۔ اور بطور مربی فلسطین 'لبنان' مصر اور شام وغیرہ میں کام کرتے رہے۔ آپ 24 فروری 1936ء کو واپس قادیان پہنچے۔

آپ نے مندرجہ بالا ساڑھے پانچ سالہ عرصہ میں جو کام سر انجام دیئے ان میں سے مدرسہ احمدیہ کبابیر کا اجراء۔ احمدیہ بیت الذکر حیفا (جامع محمود) کی تکمیل رسالہ البشارۃ (-) الاحمدیہ (البشریٰ) کا اجراء اور احمدیہ پریس کا قیام زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے مشہور مناظرے بھی عیسائیوں سے ہوئے جن میں مباحثہ مصر زیادہ مشہور ہے۔ آپ کے ان کارناموں کا مختصر اذکر حسب ذیل ہے۔

رسالہ البشریٰ (البشارہ (-) الاحمدیہ) کا اجراء احمدیہ پریس کا قیام

حضرت مولانا اس رسالہ کے اجراء اور پریس کے قیام کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"1931ء میں جب خاکسار بلاد عربیہ کے لئے بطور (مربی) روانہ ہوا تو دل میں ایک عزم یہ بھی تھا۔ کہ وہاں سے باقاعدہ عربی رسالہ جاری کیا جائے۔ اس وقت تک حضرت مولانا شمس صاحب وہاں پر ہنگامی حالات کے مطابق مختلف مفید کتب اور ٹریکٹ شائع فرما رہے تھے میں نے چارج لینے کے بعد ان سے اس عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ "اخراجات کے لحاظ سے مشکل ہو گا" جب مولانا کی روانگی کے بعد میں نے احباب جماعت سے مشورہ کیا تو وہ سب اس بات پر تیار تھے اور مالی بوجھ اٹھانے کے لئے آمادہ۔

اللہ پر توکل کرتے ہوئے سہ ماہی رسالہ "البشارۃ (-) الاحمدیہ" جاری کیا۔ جو تھوڑے ہی عرصہ بعد "البشریٰ" کے نام سے ماہوار مجلّہ کی صورت میں شائع ہونے لگا۔ یہ "البشریٰ" آج تک جاری ہے۔ ہم یہ رسالہ بعض یہودی اور عیسائی پریس میں طبع کرواتے تھے۔ کیونکہ وہاں پر اس وقت مسلمانوں کا اپنا پریس نہ تھا دل میں بار بار خیال آیا کہ ہمارا اپنا پریس ہونا چاہئے۔ اخویم محترم شیخ محمود احمد عرفانی سے مشورہ کے بعد قاہرہ سے سیکنڈ ہینڈ پریس خریدنے کی تجویز ہوئی۔ اس کے لئے رقم کا سوال درپیش تھا۔

غالباً 1934ء میں جب کہ میں مصر میں تھا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث اور صاحبزادہ سعید احمد صاحب پہلی مرتبہ بسلسلہ حصول تعلیم ولایت جا رہے تھے وہ چند گھنٹوں کے لئے قاہرہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ اس موقع پر احمدیہ پریس کے لئے تحریک کا آغاز کر دینا چاہئے۔ چنانچہ میں نے ان دونوں سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے غالباً دو دو پونڈ اس فنڈ میں دیئے۔ میں نے اس کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت میں تحریک کر دی۔ چنانچہ ابتدائی ضرورت کے مطابق اس موقعہ پر چندہ جمع ہو گیا۔ اس موقع پر ایک لطیفہ بیان کرتے ہوئے مولانا لکھتے ہیں۔ کہ "اخویم الاستاد منیر آفندی الحصنی" پہلے سے احمدی تھے۔ ان کے بڑے بھائی سید محی الدین الحصنی جو قاہرہ کے بڑے تاجر تھے وہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ میں نے جب چندہ کی تحریک کی اور احباب نے اپنے اپنے چندے لکھوا دیئے اور ادا کرنے شروع کئے تو انہوں نے خاصی رقم چندہ کی دی۔ مگر ظرافت طبع کے طور پر کہنے لگے کہ استاد آپ کا نام ابو العطاء (عطا کرنے والا) ہے مگر آپ ہمیشہ چندوں کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ آپ اپنا نام ابو الاخذ کیوں نہیں رکھ لیتے؟ میں نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ "واہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک کرنا بھی ایک عطاء ہے۔ اس لئے آپ میرا نام ابو العطاء ہی رہنے دیں۔ مجلس میں اس سے خوش طبعی کی لہر دوڑ گئی۔ محی الدین الحصنی بہت خوبیوں کے مالک تھے۔

(الفرقان جون 1971ء ص 25'24)

رسالہ البشریٰ (البشارۃ (-) الاحمدیہ) 1933ء میں حیفا سے نکلنا شروع ہوا۔ پہلے سہ ماہی تھا۔ اس کے اکثر مضامین مولانا خود تحریر فرماتے تھے۔ عہد نامہ جدید اور کلام الٰہی کا موازنہ ابطال الوہیت مسیح عیسائیوں کے عقائد وغیرہ کے متعلق آپ اکثر لکھتے۔ آپ نے ابطال الوہیت مسیح اور رد عیسائیت میں بیس دلائل پر مشتمل مضامین لکھے۔ عیسائیوں نے بھی جواباً بیس دلائل تحریر کئے۔ جن کے لئے بیس دلائل پر مشتمل ایک جواب رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا گیا۔

جب احمدیہ پریس قائم ہو گیا۔ تو یہ رسالہ "البشریٰ" ماہنامہ ہو گیا۔ اور جنوری 1935ء سے اس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد گرامی سے "البشارۃ (-) الاحمدیہ" سے بدل کر "البشریٰ" رکھ دیا گیا۔

جنوری 1934ء تک حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اس کی ادارت فرماتے رہے۔ آپ کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل اور مکرم مولانا محمد شریف صاحب فاضل نے اس کی ادارت کی۔ اب تک یہ ماہنامہ جاری ہے۔

بیت احمدیہ حیفا (جامع محمود) کی تکمیل

حیفا میں جبل کرمل پر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے "جامع محمود" نامی خانہ خدا کی تکمیل فرمائی۔ جو حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے زمانہ سے بننا شروع ہوئی تھی۔ اس کی دیواریں مکمل ہو چکی تھیں کہ مولانا شمس صاحب کو واپس بلا لیا گیا۔ آپ کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب نے اس کی چھت دروازے اور فرش بنوا کر مکمل کیا۔ اور کنواں بھی بنوایا اور اس کا نام "جامع محمود" رکھا۔

یہ خانہ خدا اندر اور باہر سے بالکل سفید ہے اور فلسطین سے مصر جاتے ہوئے دونوں راستوں ریل اور سڑکوں سے نظر آتی ہے۔ اور بوجہ بلند ہونے کے دور تک دکھائی دیتی ہے۔

اس کی زمین دو مخلص احمدی بھائیوں نے دی تھی۔ زمین پہلے مولانا ابو العطاء صاحب کے نام لگی پھر اس کا انتقال حضرت مولانا محمد شریف صاحب فاضل کے نام ہوا۔ یہ زمین آپ کو مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل کی اہلیہ صاحبہ کے آباء نے ہی دی تھی۔

مدرسہ احمدیہ کبابیر

حضرت مولانا نے اپنے عرصہ قیام فلسطین کے دوران کبابیر میں احمدیہ مدرسہ قائم کیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ اس کا افتتاح 1934ء کے پہلے دن یعنی یکم جنوری کو ہوا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا نے ایک لائبریری بھی قائم کی۔

"الفضل" میں شائع ہونے والی رپورٹوں سے مولانا کی حسن کارکردگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

1 حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے سالانہ جلسہ 1933ء کے موقع پر دیار غیر میں احمدی مربیان کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سال حال میں (-) عملی نتائج بھی اچھے نکلے ہیں۔ امریکہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سات آٹھ نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اسی طرح جاوا میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ برکتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل ہوتی ہیں..... مولوی اللہ دتہ صاحب (مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری) شام اور مصر میں اچھا کام کر رہے ہیں۔ وہاں جماعت کی شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ بعض احمدیوں کو پیٹا بھی گیا ہے۔ حکومت بھی خلاف ہے۔ حیفا میں ایک بہت بڑی جماعت قائم ہے۔ جس کے افراد مولوی جلال الدین صاحب شمس کے وقت کے ہیں۔ مگر مولوی اللہ دتہ صاحب کام کو خوب پھیلا رہے ہیں۔"

(الفضل 7 جنوری 1934ء ص 4'5 اور تاریخ احمدیت جلد 7'137)

2 مصر و فلسطین مشن:۔ ان دنوں اس مشن کے انچارج مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری تھے۔ جنہوں نے ممالک عرب میں دعوت الی اللہ کی کوششیں اس سال زیادہ کر دیں۔ اور مباحثوں اور مناظروں کے ذریعہ خاص طور پر احمدیت کا سکہ بٹھا دیا۔ سب سے نمایاں مناظرہ امریکن مشن قاہرہ کے انچارج ڈاکٹر فیلبس سے ہوا۔ یہ مناظرہ تین مضامین پر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تینوں میں ہی فتح بخشی۔ تیسرے مضمون میں ڈاکٹر فیلبس اپنے ساتھ دو اور پادری کامل منصور اور پادری ایلڈر بھی لائے تھے۔ مگر دم مارنے کی کسے مجال تھی۔ اختتام پر ایک ازھری نے کہا کہ "بخدا اگر تمام علماء ازھر مل کر بھی ایسا مناظرہ کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں گے۔ پادری کامل منصور نے جاتے وقت اقرار کیا کہ "احمدی مناظر نے مسیحیت کے متعلق ہم سے زیادہ مطالعہ کیا ہے" بلکہ دوسرے دن مناظرے کے بعد خود ڈاکٹر فیلبس نے اعتراف کیا کہ میں آج ہار گیا۔ یہ شہرہ آفاق مناظرہ مباحثہ کے مصر کے نام سے اردو اور انگریزی میں شائع شدہ ہے"

(الفضل 20 جون 1932ء ص 10'9 تاریخ احمدیت جلد 7' ص 144)

3 فلسطین کی پہلی بیت "..... محمود" جس کا بنیادی پتھر 3۔ اپریل 1931ء کو علامہ جلال الدین شمس نے رکھا تھا۔ 3 دسمبر 1933ء کو اس کا افتتاح مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے فرمایا۔

(الفضل 8 مارچ 1934ء ص 5 تاریخ احمدیت جلد 7 ص 144)

4 فلسطین مشن۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مارچ 1932ء سے ایک سہ ماہی رسالہ "البشارۃ (-)" جاری کیا۔

(رپورٹ سالانہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ 32'1931ء ص 11 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 7 ص 94)

"اخبار فلسطین" "الاقدام" اور "الصراط المستقیم" نے اس کے اجراء پر عمدہ تبصرے کئے۔ چنانچہ "الصراط المستقیم" (10 مارچ 1932ء) نے لکھا کہ احمدیہ عقائد نصرانیت پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور احمدی مسیحیت اور یہودیت پر دوسرے تمام لوگوں سے اشد ہیں"

5 مولانا ابو العطاء صاحب کا ایک غیر احمدی عالم شیخ احمد قصاب سے کامیاب مباحثہ ہوا۔ اور وہ وقت ختم ہونے سے پہلے ہی چل دیئے۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو اگست 1932ء ص 31'32 تاریخ احمدیت جلد 7' ص 94)

علاوہ ازیں بغداد کے مشہور پادری "الاناتس امکرملی" سے اگست میں تبادلہ خیالات ہوا۔ مگر پادری صاحب نے آخر گفتگو سے انکار کر دیا"

(الفضل 17 نومبر 1932ء تاریخ احمدیت جلد 7 ص 94)

6۔ یکم جنوری 1934ء کو کبابیر کے احمدیہ مدرسہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس سال ایک احمدیہ لائبریری کی بنیاد رکھی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الفضل قادیان 13 نومبر 1934ء ص 8)

7 مولانا ابوالعطاء صاحب کی تحریک پر کبابیر میں پریس کا قیام ہوا۔ جو بلاد عربیہ میں سب سے پہلا احمدیہ پریس ہے۔

(الفضل قادیان 15 مارچ 1934ء ص 2)

8 حیفا فلسطین۔ مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری نے جو خط حیفا سے 20 جون کو لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ ہے:۔

"ایام رپورٹ میں 4 غیر احمدی دو مسیحی آئے۔ ان کو دعوت الی اللہ کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ احباب جماعت طرابلس، حمص دمشق اور مصر کو بذریعہ خطوط کام کرنے کی ہدایات بھجوائی گئیں۔ قاہرہ کے اخبار "البلاغ" میں کسی ہندوستانی نامہ نگار کا ایک مضمون سلسلہ احمدیہ کے خلاف شائع ہوا تھا۔ اس کا جواب لکھ کر اخبار مذکورہ کو شائع کرنے کی غرض سے بھیجا گیا۔ ان ایام میں دو نوجوان دمشق کے تاجر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

(الفضل 17 جولائی 1932ء میں ص 10)

آپ کے قیام مصر و فلسطین میں آپ کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے لکھا:۔

"آپ نے بیت کی تکمیل کی۔ مدرسے کا قیام ان کے ہاتھوں ہوا۔ بلکہ پریس کو بھی انہوں نے قائم کیا۔ اور مجھے ان کے کام سے دلی مسرت ہے۔ مولوی اللہ دتہ صاحب ابوالعطاء فاضل القصہ بہترین مربیان میں سے ہیں۔ جنہیں کام سے محبت ہے اور اس کے علاوہ متدین نیک طبیعت رکھتے ہیں۔ جو کام ان کے سپرد کیا جائے شوق سے کرتے ہیں......"

(سروس بک صدر انجمن احمدیہ)

"مصر روانگی سے قبل اور پھر واپسی کے بعد حضرت مولانا نے متعدد مقامات پر بطور مربی کام کیا۔ لیکن آپ کا اکثر وقت مرکز سلسلہ میں ہی گزرا۔ الفضل کی رپورٹوں کے مطابق مندرجہ ذیل جگہوں پر مولانا نے بطور مربی کام کیا۔

ابتداء کچھ عرصہ کراچی میں بطور مربی کام کرتے رہے۔ پھر مرکز میں بلا لیا گیا۔

1 مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری علاقہ سرگودھا شاہ پور کے لئے بطور مربی مقرر ہو گئے ہیں۔ علاقہ کے سیکرٹری صاحبان اور بارسوخ احمدیوں کو چاہئے کہ وہ مولوی صاحب کی ہر ممکن مدد فرمائیں۔

(الفضل قادیان 10 جون 1927ء ص 1)

2 مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور میاں محمد حسین صاحب میاونڈ ضلع امرتسر مولوی اللہ دتہ صاحب لدھیانہ مولوی محمد یار صاحب اور علی محمد صاحب چانگڑیاں ضلع سیالکوٹ کو دعوت الی اللہ کے لئے بھیجے گئے۔

(الفضل قادیان 11۔ مارچ 1930ء ص 1 جلد 17)

اس کے علاوہ حضرت مولانا حیدر آباد دکن، بمبئی، مانگرول اور کراچی کے علاوہ جھنگ اور کوٹلی باریخان میں بھی فریضہ دعوت الی اللہ سر انجام دیتے رہے۔

تدریس

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایک عالم متبحر تھے۔ بہترین مربی اور منتظم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک اچھے معلم اور استاد بھی تھے۔ شروع شروع میں آپ جامعہ احمدیہ میں واقفین کو علم معانی پڑھایا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے "ادب عربی" پڑھانا شروع کیا۔ بعد ازاں کلام اور فلسفہ بھی پڑھاتے رہے۔ آپ جس جانفشانی اور ہمت سے پڑھاتے تھے اس کا اندازہ ذیل میں درج شدہ ایک رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔

آپ کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے جو اس وقت جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے تحریر فرمایا۔

"مکرم ابوالعطاء صاحب نے دو سال تک میرے ساتھ کام کیا ہے۔ عالم بھی اچھے ہیں اور معلم بھی۔ طلبہ میں علمی قابلیت بڑھانے کا خاص شوق ہے۔ اور اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ میرے ساتھ کماحقہ تعاون کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نئے عہدہ کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرزا ناصر احمد پرنسپل"

(منقول از سروس بک صدر انجمن احمدیہ)

1944ء میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور آپ کی جگہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے جامعہ کا چارج سنبھالا آپ 24 مئی 1944ء کو جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ سے قبل کچھ عرصہ خان صاحب مولوی ارجمند خان صاحب قائم مقام پرنسپل رہے۔

تقسیم ملک کے وقت 10 نومبر 1947ء کو کانوائے کے ذریعہ جامعہ کے اساتذہ و طلباء قادیان سے لاہور آگئے۔ نئی صورت حال کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کا مخلوط ادارہ قائم ہوا۔

جس کے پرنسپل بھی آپ ہی مقرر ہوئے۔ اور یکم جولائی 1953ء تک اس ادارہ کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے بعد پرنسپل کی حیثیت سے جامعۃ المبشرین میں منتقل ہو گئے۔ اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مقرر ہوئے۔ جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کا مخلوط ادارہ پہلے چنیوٹ اور پھر احمد نگر میں قائم رہا۔ بعد ازاں ربوہ میں منتقل کر دیا گیا۔

1958ء میں جامعۃ المبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کر دیا گیا۔ اور جامعہ احمدیہ پختہ عمارت میں آگیا اور محترم سید میر داؤد احمد صاحب جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ اور حضرت مولانا صدر انجمن کے ماتحت کام کرنے لگے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کو حضرت مولوی خان ارجمند خان صاحب کی جگہ حسب فیصلہ نظارت تعلیم 57-10-28 سے لے کر کچھ عرصہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور لیکچرار دینیات پڑھانے کا بھی موقع ملا ہے۔ آپ نے اس ذمہ داری کو بھی بڑی تندہی سے نبھایا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مندرجہ بالا باقاعدہ تدریسی امور کے علاوہ تربیتی کلاس کے طلباء اور فضل عمر درس کلام الٰہی کلاس کے طلباء کو کلام الٰہی، حدیث اور کلام پڑھاتے رہے ہیں۔

انتظامی امور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کو متعدد انتظامی امور میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ آپ نے معاون و منتظم دونوں صورتوں میں اچھا کام کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ اب مختصراً ان اسامیوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر مولانا نے سلسلہ کی خدمت کی نیز ہر ایک اسامی کی مدت بھی درج کی جاتی ہے۔ 1924ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو کچھ عرصہ نظارت تصنیف کے تحت کام کرنے کا موقع ملا۔ یکم مئی 1927ء سے باقاعدہ آپ کو مربی کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ اگست 1931ء سے فروری 1936ء تک مصر و فلسطین لبنان اور شام کے مشنوں میں بطور مربی کام کرتے رہے۔ مصر و فلسطین سے واپسی پر جامعہ احمدیہ میں بطور استاد کام کرنے لگے۔ پھر مئی 1944ء سے جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ 1947ء میں پاکستان بننے کے بعد مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے مخلوط ادارے کے پرنسپل رہے لیکن 1953ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد مبارک پر آپ کو جامعۃ المبشرین کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ آپ 1957ء تک اس عہدہ پر کام کرتے رہے بعد ازاں 13 فروری 1957ء سے 15 ستمبر 1957ء تک بطور قائم مقام وکیل التبشیر کام کرتے رہے۔ 1957ء کے اکتوبر سے آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنا شروع کیا اور ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، صدر مجلس کارپرداز' کے عہدوں پر کام کرتے رہے۔

حضرت امام جماعت الثالث نے جب وقف عارضی کی سکیم شروع فرمائی تو آپ کو اس کا انچارج مقرر فرمایا۔ آپ آخر دم تک اس عہدہ جلیلہ پر کام کرتے رہے آپ نے جس جانفشانی اور جواں ہمتی سے کام کیا وہ گزشتہ سالوں کی رپورٹوں اور ریکارڈ سے ظاہر ہے۔

مندرجہ بالا عہدوں کے علاوہ آپ 1950ء سے مسلسل مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ آپ نے قائد تربیت، قائد اصلاح وارشاد اور نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے عہدوں پر بڑی جانفشانی سے کام کیا۔

حضرت مولانا کو مرکزی افتاء کمیٹی میں بھی خدمات سلسلہ انجام دینے کی توفیق ملی۔ حضرت مولانا نے خداوند کریم کے فضل سے وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے ڈائریکٹر کے طور بھی عرصہ دراز تک کام کیا۔ اس کے علاوہ کئی متفرق انتظامی کاموں میں حصہ لیا۔

متفرق جماعتی خدمات
علمی، عملی اور مالی

1۔ تقویم کمیٹی میں خدمات: حضرت امام جماعت الثانی نے جون 1939ء کے شروع میں تقویم ہجری شمسی کی ترویج کے متعلق ایک کمیٹی قائم فرمائی اور اس کے مندرجہ ذیل ممبر نامزد فرمائے۔

(1) حضرت سید محمد اسحاق صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان (صدر کمیٹی)

(2) حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

(3) حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

(4) مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مربی بلاد عربیہ

2۔ افتاء کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب 17 امان (مارچ) 1322ھ 1944ء کو انتقال فرما گئے۔ تو حضرت امام جماعت الثانی نے ممبران افتاء کمیٹی میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل کا اضافہ فرمادیا اور کمیٹی کے صدر سید محمد سرور شاہ صاحب اور سیکرٹری مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مقرر ہوئے۔

(الفضل 24 مئی 1944ء ص 1 تاریخ احمدیت جلد 9 ص 455)

حضرت مولانا اپنی زندگی کے آخری سال تک افتاء کمیٹی کے ممبر کے طور پر کام کرتے رہے۔ حضرت مولانا سب سے پہلی افتاء کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔

(الفضل 3 دسمبر 1943ء ص 1 تاریخ احمدیت جلد 9 ص 454)

علمی خدمات: 18۔ اگست 1928ء تا 8 ستمبر 1928ء حضرت امام جماعت الثانی نے بیت اقصیٰ قادیان میں سورۃ یونس سے کہف تک پانچ پاروں کا روح پرور درس دیا۔ درس نوٹ کرنے والے زود نویسوں میں مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بھی تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 ص 78)

پاکستان میں دستور سازی کی مہمات میں خدمات پاکستان میں دستور سازی کی جو مہم تین سال سے جاری تھی اس نے 16۔ اکتوبر 1950ء میں ایک معین صورت اختیار کر لی یعنی ملک میں دستور ساز اسمبلی نے بنیادی حقوق کی کمیٹی کی عبوری رپورٹ منظور کر لی۔ اس رپورٹ کے پورے پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں ممتاز علماء سلسلہ تھے۔ اور حضرت مولانا ابوالعطاء کا اسم گرامی چوتھے نمبر پر تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 449)

مجلس مذہب و سائنس میں خدمات

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

فلسطین سے اسرائیلی فوج کی واپسی

امریکہ نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ گزشتہ روز ہونے والے معاہدے کے مطابق ہیبرون کے مغربی کنارے سے جلد فوجیں ہٹالے۔ یہ بات گزشتہ روز یاسر عرفات کے نائب محمد عباس نے بتائی انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے ساتھ کئی گھنٹوں کی بات چیت میں ہم نے ایک لائحہ عمل طے کیا اور اسرائیلی وزیراعظم نے کہا کہ یہ بہت خوشگوار واقعہ ہے۔ انہوں نے ان مذاکرات پر مثبت رد عمل کا بھی اظہار کیا۔

دریں اثناء امریکی وفد کے سربراہ مسٹر ڈینس راس نے گزشتہ رات فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات سے ملاقات کی۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق انہیں امید ہے کہ ہیبرون سے فوجوں کی واپسی کا معاہدہ جلد طے پا جائے گا۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق مذاکرات کامیاب رہے۔

مشرقی وسطی کے بارے میں اقوام متحدہ کے ثالث مسٹر ڈینس راس نے کہا ہے کہ مقبوضہ علاقے الخلیل سے اسرائیلی فوج کی واپسی کے مسئلے پر مذاکرات میں پیش رفت کے باوجود قیام امن کا عمل شروع کرنے کے متعلق اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان اختلافات ابھی بھی موجود ہیں۔ انہوں نے یہ بات اسرائیل اور فلسطینی نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے بعد غزہ شہر میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ خیال یہ ہے کہ جلد ہی ہیبرون کے مسئلے کا حل بھی تلاش کر لیا جائے گا۔ ان مذاکرات میں جو فلسطینی اور اسرائیلی ٹیموں کے درمیان ہو رہے ہیں امریکی ایلچی ڈینس راس اور فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے بھی شرکت کی تھی۔

OOO

الفاران کے مغوی سیاح؟

الفاران نے مغربی ممالک کے جن سیاحوں کو اغوا کیا تھا ان کی بازیابی کا مسئلہ ایک دفعہ پھر الجھ گیا ہے کیونکہ بھارتی جیل میں قید ایک کشمیری حریت پسند نے دعویٰ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ سال اغوا کئے جانے والے چاروں غیر ملکی سیاحوں کو گزشتہ برس دسمبر میں ہی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ناصر محمود نامی قیدی نے بتایا ہے کہ الفاران گروپ سے تعلق رکھنے والے اغواکنندگان نے مغربی یرغمالیوں کو اس وقت غصے میں آکر قتل کر دیا تھا جب ان کے پانچ ساتھی۔ قابض بھارتی فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں ہلاک ہو گئے۔ ناصر محمود کے بیان کے مطابق ان سیاحوں کو جنگل میں ایک خفیہ مقام پر دفن کر دیا گیا ہے۔

گزشتہ سال کے نصف میں کشمیری حریت پسندوں کی ایک تنظیم الفاران نامی سامنے آئی۔ اس سے قبل اس تنظیم کا نام کبھی سننے میں نہیں آیا تھا۔ اس وجہ سے یہ تنظیم اپنے قیام کے شروع سے ہی شکوک و شبہات کا شکار ہو چکی تھی۔ پاکستان کی طرف سے الزام لگایا گیا کہ یہ تنظیم بھارت کی آلہ کار ہے۔ کشمیر مجاہدین کی تنظیم آل کشمیر حریت کانفرنس نے بھی اس اغوا سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اسے کشمیری حریت پسندوں کو مغربی ممالک میں بدنام کرانے کی سازش قرار دیا۔

اغوا کرنے والوں کو بھارتی فوج اور پولیس نے ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر انہیں ناکامی ہوئی۔ اغوا کرنے والے ان سیاحوں کو نہ رہا کرتے تھے نہ ہلاک کرنے کی دھمکی پر عمل کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی بھارتی قید سے رہائی کا مطالبہ کیا اور ایک فہرست دی مگر بھارتی حکومت نے ان کا یہ مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر الفاران نے اپنی فہرست میں ترمیم کی۔ آخر کار بھارت سے کہا کہ وہ صرف ان کے چار ساتھیوں کو رہا کر دے۔ بھارتی حکومت نے یہ مطالبہ بھی قبول نہ کیا۔ اس کے بعد الفاران والے مختلف وقتوں میں الٹی میٹم دیتے رہے اور بھارتی حکومت کو دھمکانے کی کوشش جاری رکھی اور اس ضمن میں الفاران نے ایک سیاح کو ہلاک بھی کر دیا۔ ایک سیاح پہلے ہی فرار ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

OOO

ترکی۔ امریکی دباؤ مسترد

ترکی اور ایران کے درمیان متعدد تجارتی معاہدوں پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ بات گزشتہ روز ترکی کے دارالحکومت استنبول میں ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، ترکی اور ایران کے درمیان تجارتی معاہدوں سے خوش نہیں ہے۔ اور اس نے ترکی کو خبردار کیا ہے کہ وہ ایران سے کسی قسم کا معاہدہ نہ کرے۔ صدر رفسنجانی نے کہا کہ دونوں ممالک (ایران اور ترکی) اس بات پر متفق ہیں کہ وہ اس علاقے میں امریکی مشوروں کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔ ان معاہدوں کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری میں دوگنا اضافہ ہو جائے گا۔

1979ء میں ایران کے سابق شاہ رضا شاہ پہلوی کی حکومت کا تختہ الٹ کر ایران میں جو حکومت قائم ہوئی تھی اس کے اور امریکہ کے درمیان تعلقات میں کشیدگی ایک دن بھی کم نہیں ہوئی۔ دونوں ممالک گزشتہ 17 سال سے مسلسل ایک دوسرے کے خلاف محاذ بنائے ہوئے ہیں۔ ایران نے امریکی کی سب سے بڑی حامی حکومت کے خاتمہ کے بعد امریکہ کو اپنا سب سے بڑا دشمن قرار دے لیا تھا۔ حال کے چند سالوں میں ایران کی مذہبی حکومت پر دہشت گردی کے کئی الزامات عائد کئے گئے۔ اور ان الزامات کے پیش نظر امریکہ نے پوری کوشش کی کہ ایران کو دنیا بھر سے کاٹ کر رکھ دیا جائے۔ اس میں امریکہ بہت حد تک کامیاب بھی رہا۔ لیکن ایران کے پاس تیل کی جو وسیع دولت ہے اس پر بہت سے ممالک کی للچائی ہوئی نظریں پڑتی رہتی ہیں۔ خود امریکی کمپنیوں نے ایران سے معاہدات کرنے کی کوششیں کی۔ لیکن امریکی کوششیں سو فیصد کامیاب نہیں ہو سکیں۔ حال ہی میں جنوبی افریقہ اور ترکی نے ایران کی اسلامی حکومت کے ساتھ معاہدے کر لئے ہیں۔ اور اس طرح امریکی دباؤ کو کھل کر مسترد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جو امریکی وقار کے لئے ایک دھچکا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 28۔ دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-00 خطبہ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-27 بیت الفضل لندن یو۔کے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 1995ء (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
10-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔96-12-27 (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الرحمان۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 آخری خطاب جلسہ سالانہ قادیان 1996ء از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لائیو از بیت الفضل لندن۔ یو۔کے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔ کیمبین اور بوسنین احباب کے ساتھ۔ مالمو۔ سویڈن۔ 96-11-30 حصہ اول۔
7-30 رات۔ بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 96-12-28۔
8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ انٹرویو ڈونلڈ مین۔
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 بچوں کی ورک شاپ نمبر 8۔

اتوار۔29۔دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی۔اے۔رفیق صاحب۔
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-12-28 (دوبارہ)۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں۔(نیا)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 بچوں کی ورک شاپ نمبر 8۔(دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ انٹرویو ڈونلڈ مین (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-12-28 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 بچوں کی ورک شاپ نمبر 8۔(دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔ 95-1-20
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کیمبین اور بوسنین احباب کے ساتھ۔ مالمو سویڈن 96-11-30 حصہ دوئم۔
7-30 رات۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-12-29۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا انگلستان کا دورہ۔ (1978)
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔ حصہ پنجم۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ نظم مقابلہ ناصرات الاحمدیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Election 97

جماعت احمدیہ کی طرف سے انتخابات سے لاتعلقی کا اعلان

قومی و صوبائی اسمبلیوں میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشستوں پر انتخابات کے پروگرام کا اعلان ہو چکا ہے جسے قومی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان نشستوں پر انتخاب لڑنے کے لئے امیدوار کو حضرت محمد ﷺ سے قطع تعلق کا اعلان کرنا پڑتا ہے اور یہ اعلان جماعت احمدیہ کے عقائد کے مطابق کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان اور عقیدہ کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کرائے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کسی انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اس کی اطلاع اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جا چکی ہے۔

اس صورت حال میں کہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے' احمدیوں کے حلقہ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے پچھلے تمام انتخابات میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس امر کی بار بار وضاحت ہوتی رہی ہے کہ احمدی ان نشستوں پر انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے اور نہ ہی اس کے خواہش مند ہیں۔

اس واضح صورت حال کے بارے میں جماعت احمدیہ تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر لائی جا چکی ہے۔

اس قسم کے انتخابات میں اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصہ لیتا ہے تو وہ کسی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی اسے احمدیوں کا نمائندہ قرار دیا جانا چاہئے۔

ملک خالد مسعود
ناظر امور عامہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

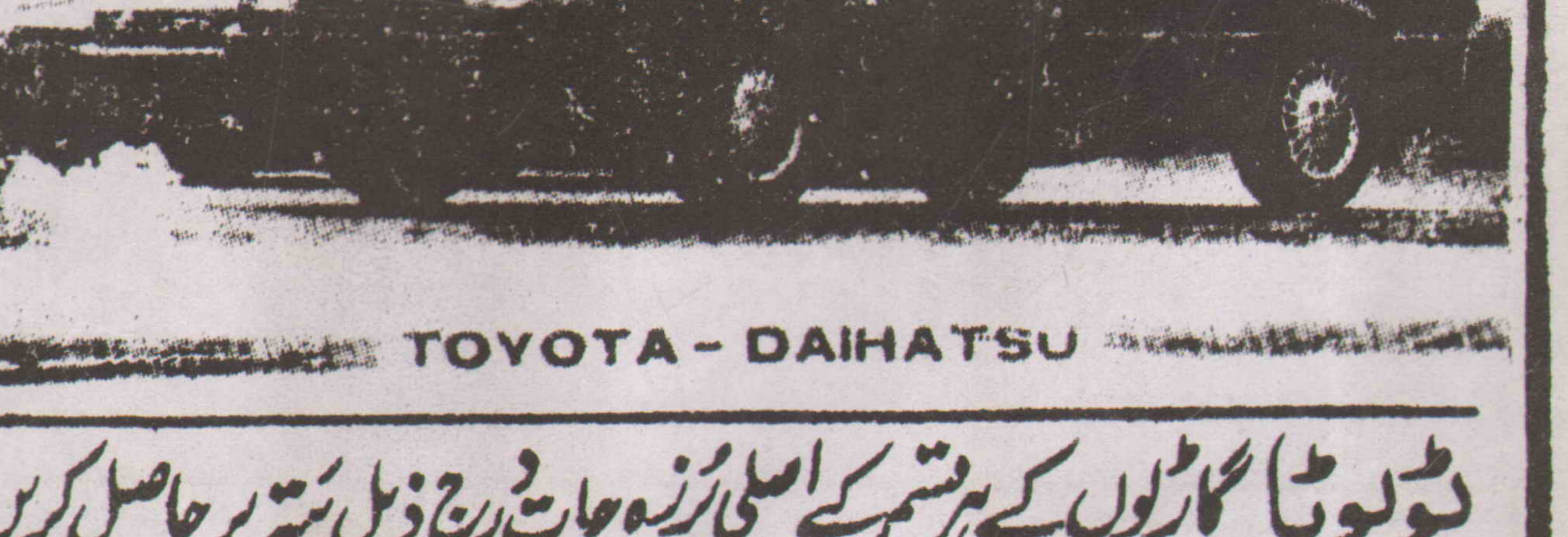

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر
۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۳۶۰۹

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ظفر اللہ صاحب کارکن دفتر جائیداد موصیان کے والد مکرم میاں عطاء اللہ صاحب احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ پندرہ یوم سے جسم میں دردوں کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مجاہدین تحریک جدید زندہ جاوید ہیں

○ تحریک جدید کے دفتر اول کے (وفات یافتہ) مجاہدین کی قربانی کو قیامت تک زندہ رکھنے کے بارہ میں ہمارے موجودہ امام نے 5- نومبر 1982ء کے خطبہ میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ۔

"میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ دین حق (ناقل) کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں۔ اور ایک دن بھی ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں"۔

پیارے امام کی اس خواہش کے پیش نظر اکثر مخلصین جماعت نے اپنے (وفات یافتہ) بزرگوں کے کھاتے بحال کروا دیئے ہیں۔ تاہم بعض (وفات پانے والوں) کے کھاتے ابھی توجہ طلب ہیں۔ جن احباب جماعت کے بزرگ دفتر اول کے مجاہد تھے اور انہوں نے تاحال کھاتے بحال کرنے کا اہتمام نہیں کیا وہ جلد دفتر وکالت مال اول تحریک جدید سے رابطہ قائم فرما کر اپنے (وفات یافتہ) بزرگوں کے کھاتے بحال کروائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید - ربوہ)

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو وقف جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔

یہ تحریک (وقف جدید) اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی......

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔

واقفین نسلوں کی نگہداشت اور پرورش کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

"اگر ہم سب اپنی آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کو بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبہ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں گے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وقف نو بچوں کے لئے مفت طبی مشورہ

○ ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب کی طرف سے وقف نو بچوں کے لئے ساڑھے نو بجے تا گیارہ بجے صبح روزانہ مشورہ اور علاج مفت

فرحت کلینک (ہومیو) نزد بیت راجیکی ربوہ
(وکالت وقف نو)

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے ضروری گزارش

○ گزشتہ سال کی نسبت مناسب اضافہ کے ساتھ وعدہ جات تحریک جدید 31 دسمبر 96ء تک دفتر ہذا میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 5

حضرت امام جماعت الثانی نے ماہ فروری 1945ء میں قیام کالج کے بعد جماعت احمدیہ میں اعلیٰ علمی مذہبی اور سائنٹیفک تحقیق کا مذاق پیدا کرنے کے لئے مجلس "مذہب و سائنس" کے نام سے ایک اہم مجلس کی تاسیس فرمائی۔ اور جس کا صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نامزد فرمایا۔

حضرت میاں صاحب نے مجلس کے امور چلانے کے لئے ایک آٹھ رکنی مجلس بنائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج) قادیان کو نائب صدر اور مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو زائد نائب صدر مقرر فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 10 ص 64 الفضل 4 فروری 1945ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ بائیکاٹ کی دھمکیاں بروقت الیکشن کا انعقاد نہیں روک سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک اندر سے ٹوٹ رہا ہے قوم قاتل گروہوں میں بٹ چکی ہے۔ سرعام پھانسیاں دینے اور گردنیں توڑنے کے لئے انقلاب یا مارشل لاء چاہئے۔ بعض جماعتیں ایسا تاثر دے رہی ہیں جیسے وہ الیکشن نہیں چاہتیں۔ سابقہ حکومت نے بدعنوانی کا سب سے بڑا ریکارڈ قائم کیا۔ بدانتظامی کے ذمہ داروں کو تلاش کرنے اور اپنے نظریات کو دوبارہ متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے شواہد موجود ہیں جن کی بناء پر کافی لوگ پکڑے جا سکتے ہیں۔ اصل احتساب عوام نے کرنا ہے۔ پاکستان ووٹ کے ذریعے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ 1973ء کے آئین کا حلیہ بگاڑنے کے گھناؤنے کردار میں میں بھی شامل تھا۔ آمرانہ ترامیم ختم کرکے "توازن اختیارات" کی ضرورت ہے۔ احتسابی عمل جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام جاگیرداری نظام کے خاتمے کے بغیر مطمئن نہیں ہوں گے۔ کرپشن کے کیس چند روز تک عدالتوں میں لا رہے ہیں۔ 40 دن باقی رہ گئے ہیں۔ معجزات کی تمنا معصومیت کی انتہا ہے۔ سابق حکومت نے کبھی انصاف سے کام نہیں کیا۔ عوام کی پریشانیوں کا ذمہ دار جاگیرداری نظام ہے اسے جانا ہوگا۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ایف آئی اے والے "خون آشام" ہو گئے ہیں۔ مقدمہ نہ بھی ہو تو بنا لیتے ہیں۔ لیکن اب انہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ اس بارے میں سخت ہدایات جاری کر دی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو بائیکاٹ کا شوق ہے تو کر لے ہم الیکشن لڑیں گے۔ مسلم لیگ کی ہوا چل پڑی ہے اب یہ طوفان بن کر اٹھے گی اور ملک دشمنوں پر چھا جائے گی۔

○ مسلم لیگ نے انتخابی مہم کو حتمی شکل دے دی ہے۔ نواز شریف ملک بھر میں جلسوں سے خطاب کریں گے۔ مسلم لیگی منشور کی وسیع پیمانے پر تشہیر کا فیصلہ کر لیا گیا۔ نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی مفادات کا سودا کرنے والوں سے حساب لیں گے۔ تین فروری کا ووٹ استحکام پاکستان کی بنیاد بنے گا۔ احتساب کا عمل صرف قومی سرمایہ لوٹنے والوں تک محدود نہیں رکھیں گے۔ پاکستان کو عظیم بنا کر قائد اعظم کا خواب پورا کریں گے۔

○ بہاولپور میں سابق صوبائی وزیر اور سرکاری افسروں کے خلاف کیس احتساب کمشنر کو بھجوا دیا گیا۔ اس میں چیف گیم وارڈن سیکرٹری محکمہ پبلک ہیلتھ، چیف انجینئر سابق اور موجودہ ایس ای ایگزیکٹو انجینئر اور ایس ڈی او صاحبان شامل ہیں۔

○ کاغذات کی جانچ پڑتال کے مراحل میں متعدد امیدواروں کو مسترد کر دیا گیا کئی امیدواروں کا معاملہ فی الحال معلق ہے جبکہ بھاری اکثریت کا معاملہ کلیئر کر دیا گیا ہے۔ حاکم زرداری کو واجبات ادا کرنے کی مہلت دی گئی۔ مشتاق پگانوالہ کے کاغذات مسترد کر دیئے گئے۔

○ کاغذات کی جانچ پڑتال کے مراحل میں متعدد امیدواروں کو مسترد کر دیا گیا جبکہ کئی امیدواروں کا معاملہ فی الحال معلق ہے جبکہ بھاری اکثریت کا معاملہ کلیئر کر دیا گیا ہے۔ حاکم زرداری کو واجبات ادا کرنے کی مہلت دی گئی۔ مشتاق پگانوالہ کے کاغذات مسترد کر دیئے گئے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی پر ان کے مدمقابل امیدواروں مسلم لیگ (ن) کے مولانا معین الدین لکھوی اور جماعت اسلامی کے میاں مقصود نے الزام لگایا کہ وہ دفعہ 62 پر پورے نہیں اترتے کیونکہ وہ بے نماز ہیں۔ اور بے نمازی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جس پر سردار محمد عارف نکئی نے دونوں مقابل کے امیدواروں کو کافر قرار دے دیا۔ سابق وزیر اعلیٰ سے سوال کیا گیا کہ آپ کتنی نمازیں روزانہ پڑھتے ہیں تو انہوں نے صاف گوئی سے جواب دیا کہ میں کم از کم دو نمازیں روزانہ پڑھتا ہوں۔

○ طالبان نے افغانستان میں مزید علاقہ ختم کر لینے کا دعوئ کیا ہے۔ انہوں نے 300 مخالف فوجی ہلاک کر دینے کا بھی دعوئ کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق کابل کے شمال میں انہوں نے قاراباق کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ ایک ماہ سے محاذ پر چھائی خاموشی تازہ جنگ سے ٹوٹ گئی۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ قومی دولت لوٹنے والے "مرغے" الٹے لٹکائیں گے انہوں نے کہا کہ دو ہفتہ کے لئے اقتدار دے دیں تو لٹیروں سے ساری رقم نکلوا لوں گا۔ مگرمچھوں کو پکڑیں گے۔

○ صدر فاروق لغاری نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ جس کے مطابق بنکنگ کونسل یا سٹیٹ بینک افسر خود یا وفاقی حکومت کی ہدایت پر ایسے افراد کی فہرست شائع کر سکیں گے جن کے ذمہ کسی بینک 'مالیاتی ادارے 'کواپریٹو سوسائٹی' یا کارپوریٹ باڈی کے قرضے واجب الادا ہیں۔ نہ صرف ان کی بلکہ ان کے رشتہ داروں اور کاروباری شراکت داروں کی فہرست بھی جاری کر سکیں گے۔ جن کے نام پر قرضے لے کر واپس نہیں کئے گئے یا معاف کرائے گئے۔ آرڈی ننس فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

○ معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ "اسلامی انقلابی" الیکشن ملتوی کرانا چاہتے ہیں۔ الیکشن ملتوی نہ کرا سکے تو اگلی حکومت کا بھی خاتمہ کرا دیں گے۔ اور کہیں گے پارلیمانی جمہوریت نہیں چل سکتی۔ 1994ء میں بھی انہی لوگوں نے انقلاب لانے کی کوشش کی جس پر عبدالستار ایدھی ملک سے باہر چلے گئے۔

○ مسلم لیگ کے لیڈروں نے دعوئ کیا ہے کہ مسلم لیگ کا ووٹ بینک پیپلز پارٹی سے 25 فیصد زیادہ ہے۔ اس کی قیادت خوفزدہ ہے۔ شخصیات نہیں پارٹی ڈسپلن زیادہ اہم ہوتا ہے۔ ہمایوں اختر کو ہٹ دھرمی مہنگی پڑے گی۔ اسے بالاخر پارٹی کی جانب لوٹنا پڑے گا۔

○ متحدہ دینی محاذ نے الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور مطالبہ کر دیا ہے کہ پہلے احتساب کرایا جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر نے وزیر اعظم کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ اقدامات کی منظوری نہیں لی گئی۔ وزیر اعظم ربڑ سٹمپ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

○ سرحد حکومت نے کرپشن کے مزید پانچ کیس احتساب کمشنر کو بھیج دیئے ہیں۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

ایک باموقع کوٹھی (کمرشل ایریا)
برائے فوری فروخت
برلب سڑک ساہیوال روڈ ملحقہ بیت الاقصیٰ رحمان کالونی نمبر 2 رقبہ 1 کنال 115x50 - 3 بیڈ روم اٹیچڈ باتھ روم - ڈرائنگ ڈائننگ روم - TV لاؤنج - کچن - 3 سٹور روم - کار پورچ - برآمدہ - 2 عدد گراسی لان علاوہ اسکے 1 عدد آفس 20x15 اور 2 عدد سٹور روم ہر قسم کے بزنس کیلئے نہایت موزوں - ٹیلی فون پانی بجلی سوئی گیس موجود برائے فوری رابطہ
ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد رحمن کالونی ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لئے آپ کا شوروم
نیو الرّحیم جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری - کراچی
فون 3442 - 664 - 664-0231
فیکس 6643299 (21 - 92)